

<p>۱۳۷          جہاں سجیو رو کے آگے کہنے وہ نادان          اب ایک دہشت میں تھیں کہ کون کون          رو کر مایا دوسے کو تو پتہ میں قرآن          وہ بولے کہ کھلانی کہ سینہ پیر کو جان</p>	<p>۱۳۸          مومنوں سے ممتو تر سلم ہوتا ہے          اور دروغ غیثہ کلورارم ہوتا ہے          حال اگر کہی ولادت کا رقم ہوتا ہو          ہزارہ حرت کا تسلیم کو ختم ہوتا ہو</p>	<p>۱۳۹          کہ جو کون انسانی وارثی عقل و شعور          لہن زانی کی سدا دتا ہو اگر کبر کا نور          اب یقین چکھتے ہیں کہ کون کون ہو پور          جو پس پردہ تو قدرت کا کھلا کر کھو</p>
--	---	--

اس جادو جو عباس کے میں رینج و جن میں پد زبان ذکر شہادت میں بہت بیکل کر اقلک دین پہ کیا حق سنا سارا پیدا  
 اس ماحر کو رکھ دیکھو تم میرے کفن میں بھول ساسینہ پراور چھی کا آئین بھل کر پاپی پھیر موسے دنیا میں دوبارا پیدا

<p>۱۳۸          سب نے لیا تو سکیٹتے وہ بجا          سو کھٹا سے اور بولی لعل لالہ بجا          بڑا لور کی آئی بڑا لور سیان شاہ          نہ بولے بڑا تیر ہو بھالی کا اولاد</p>	<p>۱۳۹          ماتع غیب کی راہ تو قائم کو آگاہ          کھینچ شکل لیر یاد نہ غرض شاہ          جلی پنیانی کا ضد پو لید نہ کوش جاہ          یا علی کن دوسے کو غوغی بسم اللہ</p>	<p>۱۴۰          مشکل مسکی اور شمشیر کا نور العین          مہر نظارہ بیان آئی تو قود و ح حسین          ساقی تیبی کتے ہیں سوال اقل حسین          کہ تیب کیستے ہیں لعل و بول حسین</p>
--	--	--

اس ماحر کو جو وقت اکلانے میں گیا تھا جو کہ ہر مصروف ناطق یہ حال سکا ہو  
 یہ ہاتھ کٹا گود میں زہر اس کے دماغ تھا نقطہ بسم اللہ قرآن کا تو خال سکا ہو  
 زخم پر سینہ اکبر کا چھپانا ڈاکر

<p>۱۳۹          اب وقت دعا کا ہو تو میرا بنگار          تیب سے کر عرض کی او خاصہ خنار          لکھو قسم حضرت عباس علیہ السلام          کہ میری سفارش ہی خالق سے کیا</p>	<p>۱۴۰          دیکھنا نور و صفائے رخ جبر نور زرا          صفائے چہرے کا خاصہ جو کاغذ لکھا          اور ورق میں دل میں کی طرح نور و جانا          حرت میں خوشی پر دین میں جلیق نما</p>	<p>۱۴۱          توفیق نظارہ کا کب سے جو بچہ لکھو          جہنم میں لیاں بچا و بس نبو          تنفق خان میں تو خور نیوا اسٹیو          تیرا عقوبت اولی الا بصار یہ</p>
---	--	---

یار بھر سے ڈاکر ہے یہ افضل و کرم کر لوزرا کبر سے ہر اک نقطہ جو لوزرانی ہے  
 نامہ اسکا ہرے خاص غلاموں میں رقم کر لوگ کہتے ہیں ورق کاغذ انسانی ہے  
 یہ قدرت سے تو ساچھے میں پڑھا اسکو ہرے مارا ہر ستم گار سے بھالا اسکو



۱۰۰ نسبت غم بہرہ کراں موتی از دم شکر  
چرا جانتی کہ جس سے جو توشیح ہونے  
لگے ہیں اسے تصدق کہ لے لے لے لے لے لے لے

۱۰۱ درود پادشاہ سے آئی یہ صلا لیس لیس  
آئی نظار سے کورج بی عرش چاہ  
ذوہ ذرہ کی یاد دہی اشرا لیس

۱۰۲ لب لیلیات کونکات نے کی تیسویں  
قدیم کو تاہ کو کتاہ سے بیجا  
جو کور و درویشیا میں بیجا شکر

ہر یقین منعم بہ جب کلاب گمراہ چرے  
خوریہ گرد قلم صورت بہر کار چرے

جا بجا لور کے جلوے بس رنگاں ہوئے  
سجدہ شکر میں خم گنبد افلاک ہوئے

اس میں جو وصفت پر وہ ہی شہر ذیشان میں  
جو حامل میں رقم ہے وہی قرآن میں

۱۰۳ یہ تہذیب کو تہذیب کی تہذیب  
کیسے دیا ہے اس میں تہذیب  
کام مٹنے کا کہیں ہو تو کون کیا تہذیب

۱۰۴ غلامی کہ جہنم میں غلامی  
غلامی کہ جہنم میں غلامی  
مدت دہریں یہ پادشاہ کو جواب

۱۰۵ تہذیب کو تہذیب کی تہذیب  
اور اس غلامی کو تہذیب  
تہذیب کو تہذیب کی تہذیب

جیب یہ نقشہ رقم ابن شہر و بجاہ کا ہو  
رقم کی ہوئے وات اور علم آہ کا ہو

ہوئی تقدیر کہ اکدن شہر دین و بیگا  
غرق دریا میں ہو کے یہ پسر ہو بیگا

صفت ہو تم سے دلدار کی جو زندگی میں  
میں سے اکبر کو دیا اب کی فرزند ی میں

۱۰۶ بلیب غلام کو ذرہ فرزند کی داد  
نغمہ کور و لاد میں کیا ہے جواب  
نبی نبی ہوا جب یہ بی بیب غلام

۱۰۷ غفلت و اقبال نہ چھو علی اکبر کے قدم  
گرد چہرے کور و لاد و صفت جاہ و ختم  
گر زبان درود شجاعت ہوئی تسلیم تم

۱۰۸ غلامی کہ جہنم میں غلامی  
غلامی کہ جہنم میں غلامی  
تہذیب کو تہذیب کی تہذیب

غل ہوا خالم کو زمین کی قدرت پر یہ  
سورہ نور پر یہ آیت رحمت ہے یہ

فلک نور بہ نقاشور مرا ماہ یہ ہے  
کشور حسن میں غل تھا کہ مرستہ یہ ہے

شاہ کہنے کے کہ تخت دل خیر ہے یہ  
بازو کہتی تھی مرا اختر تقدیر ہے یہ



<p>۱۶۱ بہار کربلا کے اسکو حسن بن علی بچرے گو دین بھائی کے دیو اور بیکیا بوی فرزند خوش قبیل مبارک بیٹیا فرزوان سکورے ایک سایہ میں خدا</p>	<p>۱۶۲ سہان کے تلم لایا سکونہ کبھی چکولی تک گزری اور لوگ اسکی بڑی گورنر ہو گیا وہی گورنر خدای مرفی کسی بیٹے زلمے کی بڑا آفت دہی</p>	<p>۱۶۳ اسے اس طرح سے لکھنے اور اسکی کوئی اس کوئی حسن بن علی کائنات میں مرفی تھی وہ کائنات ہی دست رسول عربی بہ ہر گز نہ کھینچا کائنات بہترین ہی</p>
--	---	--

غم دادا دلا د کا لگو کوئی بھائی ہوے  
تم ہو سجاد ہو اکبر ہو خدائی ہوے  
حادثے دیکھے ہیں سو طرح کے نو کچھ ہیں  
ایسے فرزند پوچھتے ہوے کم دیکھے ہیں  
اس طرح زرخیز دست بدست آئی تھی

<p>۱۶۴ شہزادے پیر حضرت شہنشاہ انچاس سو ست تالی سے خبر اور زرا کر عرب سے تھے خالق کبر لے دیا اسکی سچوان ہو سکی تو انکے ما</p>	<p>۱۶۵ پہنچنے نہ بنا تو بین زرا ہوش رہا انکا سفر کیسے حسرت سے پہلے دیکھا میں سکون میں بھی کیلئے کہا کیوں ان پوسند دیکھیں علی اکبر کو قضا</p>	<p>۱۶۶ وہ انکو بھی حسن بن علی کے آں کی عطا ہوا تھا بین اکبر کمال خاندان قاصد ہوا ہر اک طفل کا اور اول جان مخبر میں ہر چیز کو کہہ دیتے ہیں کائنات</p>
--	--	--

ایسا دلبر زمین ہر ایک کوئی پاتا ہے  
ایسا فرزند تو خوش بختوں کو ہاتھ آتا ہے  
ہو گا کیا سیاہ کے قابل بھی نہ دلبر میرا  
کیا نہ پروان چڑھے گا علی اکبر میرا  
اس ناگو تھی کو لیا کھنڈ میں علی اکبر نے  
رہ دیا دیکھ کے اس حادثہ کو سننے پر نے

<p>۱۶۷ جان کی طرح اکبر کو چھلے کے اسے ہر ایک کے ترے نہ جانا اسکو عجیب گو دین بھائی اکبر کو نہ دو اسے سایہ چاہے ہوئے اکبر کو رہو</p>	<p>۱۶۸ روسلطان تلون سے ہی حسن بن علی اور سلطنت کے نہیں نہ کو در کیا آدھرت میں آئے تھے سہ سے بظلم کیوں نہ ہو گا جان پہنچے ماہ و قضا</p>	<p>۱۶۹ تہ کو کہنے کی سر بیٹے کے آؤ نالان آج آؤ روز خوشی کا یومین ہر تو جان آپ بہت کچھ کہیں تے اپنی بھائی جان انجمن تھی سے کہ ہم سب کی یہ بیان</p>
---	--	---

جوئی شکل بھی انسان پہ بلالائی ہے  
نظر بہتو جو اللہ کو بھی کھسا جاتی ہے  
اور سہل سے بھائی کرم باری ہو  
لیکن انکار حشوان سال پہ بہت بھاری ہو  
خیر حوان کے رخ زرخیز کی سو گند تھیں  
پہلو سے لائے کے درد کی سو گند تھیں



<p>۵۲۵          باقوت است اینست که کبوتر اگر در شش          بدن بیان کند گے باقوت است تب بد روز          سگی قدر بین مودم است او مضطر          کا جو مہاجانی او پوسے گا سفر</p>	<p>۵۲۶          حال یہ بانو کے یکس نے صحن چوہا          غم ہوا روز ملاحت کی خوشی سے بھی ہوا          شہر سے جب علی اکبر نے زبان کو ہویا          اشارت لبہ قدس سے کیا اشارت خیر</p>	<p>۵۲۷          عین نظر دارا اگر بقی سمجھوں کو در کار          آتے تھے نقد نگہ کیے صفا اور کیا          نگران جانب در ہونے سے درم ہوا          یعنی بیہوشی سے بیکار ہوتا اور کار</p>
<p>۵۲۸          باقوت است اینست کہ کبوتر اگر در شش          بدن بیان کند گے باقوت است تب بد روز          سگی قدر بین مودم است او مضطر          کا جو مہاجانی او پوسے گا سفر</p>	<p>۵۲۹          کھرا خبار زلیسون نے کھے یہ خبار          دیکھے آئے وہ ہر شکل بنی کا دیار          جیکہ دل ہو سے غم غم سے ہر شکل          میں غم شکل بنی اکبر سے ہر شکل</p>	<p>۵۳۰          جبکہ ہوتا تھا در شان تر شاہ آدم          چو ہوتا تھا کوئی باتھ کوئی آتے تھے          کوئی گستاخانہ ہے وہ یہ وہ وہ وہ          کوئی گستاخانہ ہے وہ یہ وہ وہ وہ</p>
<p>۵۲۹          باقوت است اینست کہ کبوتر اگر در شش          بدن بیان کند گے باقوت است تب بد روز          سگی قدر بین مودم است او مضطر          کا جو مہاجانی او پوسے گا سفر</p>	<p>۵۳۱          متصل آئینہ شکل کہ جو جاتا ہے          عکس تصویر ہمیشہ بر کا نظر آتا ہے          موشین صل علی صل علی کہتے تھے          گرد اس چاند کے مال کہ کبھی رہتے تھے</p>	<p>۵۳۲          کبوتر اگر در شش          بدن بیان کند گے باقوت است تب بد روز          سگی قدر بین مودم است او مضطر          کا جو مہاجانی او پوسے گا سفر</p>
<p>۵۳۰          کبوتر اگر در شش          بدن بیان کند گے باقوت است تب بد روز          سگی قدر بین مودم است او مضطر          کا جو مہاجانی او پوسے گا سفر</p>	<p>۵۳۱          متصل آئینہ شکل کہ جو جاتا ہے          عکس تصویر ہمیشہ بر کا نظر آتا ہے          موشین صل علی صل علی کہتے تھے          گرد اس چاند کے مال کہ کبھی رہتے تھے</p>	<p>۵۳۲          کبوتر اگر در شش          بدن بیان کند گے باقوت است تب بد روز          سگی قدر بین مودم است او مضطر          کا جو مہاجانی او پوسے گا سفر</p>
<p>۵۳۱          کبوتر اگر در شش          بدن بیان کند گے باقوت است تب بد روز          سگی قدر بین مودم است او مضطر          کا جو مہاجانی او پوسے گا سفر</p>	<p>۵۳۲          کبوتر اگر در شش          بدن بیان کند گے باقوت است تب بد روز          سگی قدر بین مودم است او مضطر          کا جو مہاجانی او پوسے گا سفر</p>	<p>۵۳۳          کبوتر اگر در شش          بدن بیان کند گے باقوت است تب بد روز          سگی قدر بین مودم است او مضطر          کا جو مہاجانی او پوسے گا سفر</p>
<p>۵۳۲          کبوتر اگر در شش          بدن بیان کند گے باقوت است تب بد روز          سگی قدر بین مودم است او مضطر          کا جو مہاجانی او پوسے گا سفر</p>	<p>۵۳۳          کبوتر اگر در شش          بدن بیان کند گے باقوت است تب بد روز          سگی قدر بین مودم است او مضطر          کا جو مہاجانی او پوسے گا سفر</p>	<p>۵۳۴          کبوتر اگر در شش          بدن بیان کند گے باقوت است تب بد روز          سگی قدر بین مودم است او مضطر          کا جو مہاجانی او پوسے گا سفر</p>



<p>۱۳۱۷ داخل خانہ عظیم مواتھا کتب و نسخوں کو کتنی ہی لیکے بلکہ سن سر و پا کی باتوں کیا ہی عمر کو پانچا صد سے ہی سال چو غیر اظہار میں یاد کیا تھا حکمو</p>	<p>۱۳۱۸ شاہ کتھے کے نمبر بہ کر دی گئے کچھ نہیں خبر ہو یا نو بیان کرتے ہو کیا یہ کیا بیادہ کا خدمت نشانہ کیا نئی رکھو تم اسکا اونٹین کی جا</p>	<p>۱۳۱۹ روئے شمشیر نے فرمایا میں تمہیں قربان بایں کچھ نہیں کہ جلد سے کہو جان تم کو جدا کر کے بلال کی اڑن سے بھی دادی جان میں ہی پریشانی کا مجھے پورا جان</p>
<p>۱۳۲۰ امان قربان ہو جان وہ دل شیر ہے تو تھیک تھیک اچھر فحشار کی تصویر ہے تو سہرا کیا باندھو گی تابوت علی اکبر پر جد کی امت پر جوان بیٹے کو قربان کرو</p>	<p>۱۳۲۱ متعہ بل جا لیگی مشکل نئی کے سر پر سہرا کیا باندھو گی تابوت علی اکبر پر جد کی امت پر جوان بیٹے کو قربان کرو</p>	<p>۱۳۲۲ لو کہ بالائی دیکھوں سے نہ کچھ دہیان کرو جد کی امت پر جوان بیٹے کو قربان کرو</p>
<p>۱۳۲۳ شہ سے کہتی تھی کہ کیا وہ تمہیں تساؤ ہو اور مرادیا ہو مشکل ہی ہر نقطہ اپنی تہا جو کہ لیں ہی میا اکبر سے لے جا جو ہو ہی لیں</p>	<p>۱۳۲۴ دوق غنیمت کو نقد پر آٹا ناکاہ آئے بیلک شہادت میں تمہیں اور ہی رنگ کھایا فلک پر تہا لی مع فوج جلا رہے کہ توڑ کی راہ</p>	<p>۱۳۲۵ لے لیا گو دین اگر کو یہ شہ سے منجھ پھر کہہ گئے روئے شمشیر جگہ کے قفسے سے وہی باتوں کیس کی خبر لو جو وہاں تہا خبر جلا رہے کو پ</p>
<p>۱۳۲۶ حسدن اکبر کی دامن بیادہ کے گھلاؤنگی سب مراد اپنی میں اللہ سے بھر پانگلی</p>	<p>۱۳۲۷ ماخذ اکبر کی جوانی پر اجل ملتی تھی دو پہرہ ملتی تھی خاک آڑتی تھی لو جلتی تھی</p>	<p>۱۳۲۸ بابا اور بیٹے گلے ملے ہیں اور وہ ستم آج پھر یوسف و یعقوب جدا ہوئے تہا</p>
<p>۱۳۲۹ بیادہ کے چور سے کام نہ وہاں کھو جلدین شادی اکبر کی کرونگی ایک سہرا جھکے دیکھی ہیں میر میں جیران تھی ان کے یہ اسکی خبر</p>	<p>۱۳۳۰ جب سے تھے بازو سے عباس کے دیادہ تھا کہتے تھے مظلوم کی ایسا خبر باندھ کر تھوٹے لون شاہ سے بولا رو پہلو نہیں تشریف تو ہر بہ ہوتے</p>	<p>۱۳۳۱ ابو دین بیادہ کے تہا لوگی کسی باتوں دو گھاب کسکو دینا تو کفر اچھے کو بہنو کالی کفنی فعل جلا رہے کو چوڑ رو دیتی کو وہی تہا جلا رہے کو</p>
<p>۱۳۳۲ تھانہ معلوم اسے یہ خبر ہوگا نسل اتھارہ برس کا علی اکبر ہوگا</p>	<p>۱۳۳۳ ناکہ زانو پر رکھے آپ کے سر کو زینت اور قلعے سے ہاتھوں سے کر کو زینت</p>	<p>۱۳۳۴ اسماں کے تلے سر کھول کے فریاد کرو بھول جاؤ اٹھین اللہ کو اب یاد کرو</p>



<p>۵۳۶</p> <p>پوش جلتے سے بانو کے جوہر بابت سنئی پولی زینب سے کہ رشتی اور بھاری بھالی تم زرا جلتے در عیب و دیکھو تو سہی سنئی ہون جلتے میں لکھن میں لکھن</p>	<p>۵۳۷</p> <p>بیت کر کو یہ دی مذخر تر نے صلا اور غیب کیس و نملو م جان او ذرا تم سے کہنے کہ کیا ہو کیو کیو خوشنہ غلام اکرم لکھنے اپنا بابو بنیا</p>	<p>۵۳۸</p> <p>پوش زینب سے کہا اسے کہ لو میں کمان کہا زینب نے کہ تکراری غصت کمان مگر تیری بلا لیکر وہ اور اخت جان یکہ میں سنئی ہون سو ہون کو کھن کمان</p>
<p>۵۳۹</p> <p>ان سے اس پر اس کے مارے کو بلاؤ زینب گھر سے جانے نہ دو خیمہ میں بٹھاؤ زینب</p>	<p>۵۴۰</p> <p>ساتھ شبیر کا فرزند جوان چھوڑا تو علی اکبر سے بھائی کی مکر توڑتا ہے</p>	<p>۵۴۱</p> <p>تاب میں بھی تری فرقت کی نہیں لاؤنگی تم آدمہ جاؤ گے اور میں یہاں جاؤنگی</p>
<p>۵۴۲</p> <p>جگ پوچھو جو اصل کر لیا تو کہہ عاف کیو علی اکبر سے یہ یاد دیا تو نام جلتے کا جو نالے زبان کا وہ ان کمان گھر کی بابت کوئی اور آئے</p>	<p>۵۴۳</p> <p>بافر کوٹے پر سا اکبر کا ایک گھوڑا داخل ہو گیا جبکہ غیبیوں و تین کہا زینب نے کہا اسے کہ لاؤ زینب وہ کہہ کر ورج نہ توڑا کی چوڑی چین</p>	<p>۵۴۴</p> <p>پوچھتی تیاں گئی کہ جبکہ تو تم کو جسے عرازی گنوا دی نہ کہ جبکہ دل جب کسی کی نہ محبت میں نہ کوئی ہم بھلائے تو مع کہیں کیا اس کو</p>
<p>۵۴۵</p> <p>پارے اصل کو گلین ہونے دینا گرم سے واسطے روئے تو نہ روئے دینا</p>	<p>۵۴۶</p> <p>کوٹے ملک میں قربان گئی جلتے ہو سچ تو یہ ہو کہ نہیں کوئی کسی کا اکبر</p>	<p>۵۴۷</p> <p>حق بہ ظاہر ہو تو بنام سبھی کا اکبر سچ تو یہ ہو کہ نہیں کوئی کسی کا اکبر</p>
<p>۵۴۸</p> <p>ایک گوشہ میں نشان کوئی پھر وہ کیا آئی زینب دیکھو لکھنیا دیکھو دیکھتی کیا کہ عکاس زینب کی پورا اور اکبر کے گلے میں تین ساقوں</p>	<p>۵۴۹</p> <p>روکے اکبر کا چھوٹا کون کیا تہ سے مٹ گئی نشہ کے مزاج کی تو ہر اس قصو سے ہو عوام نہیں نقل ہون بابا شبیر سینہ سے پوچھتے سائے میں سے لہو</p>	<p>۵۵۰</p> <p>جب یہ اکبر نشہ آمیز ہو گیا غلن کا خوش ہوا ہنگاموں کو پھینک دیا پولی زینب ہی رہا لہو دا صلا قابو علی اکبر کے گلے میں تین ساقوں</p>
<p>۵۵۱</p> <p>ہم کہہ گئے ہیں کہ شبیر کا گھر لکھنا ہے گج اٹھارہ برس کا یہ پسر چھٹنا ہے</p>	<p>۵۵۲</p> <p>نہہ میسر کو تو بتا نہ خبر دیکھوں کیسے کن آنکھوں کو دیکھوں اسے کہ نہ کو دیکھوں</p>	<p>۵۵۳</p> <p>مان کے تم چاہے ہوا پھر بڑے جان گئی سے نہ روؤ ابھی مان ہی ہو فرما لگئی</p>



<p>۵۲          بولے کہ تو جو ان کے رشتہ دار و          کمازیت بنے میں اری گئی بیٹھیں لو          بھڑکی کہتے ہیں جس کے کہتے صعب ہو          نصیحت والوں سے لڑو توں ہوں گی با تو</p>	<p>۵۵          نیت خیر ہے یا اللہ کہ آئی بیٹھا          با تو چھو چلی اگر کہ سو کے رشتہ و وفا          ہوا تو لے ہوے تو مہاجش کرا          نظر آ رہا کہ ہے ہیں نیت خیر ہوا</p>	<p>۵۴          راوی منبر بقول یہ کہ تلبہ بیان          متصل خیر کے تقابلی نہ طاعت کا مگان          بیچ ہی سلسلہ خیر سے گئے کہ وہ جان          نیت خیر نیت و اما و اسام و وہ جان</p>
<p>تیری خدمت امین آسان ہو غضب لایگی          اب جو مٹی بھی ہونگی تو مر جائیگی</p>	<p>بیٹا سردار کا جب تک کہ نہ شامل ہوگا          واہ ری خرم کہ قصہ بھی نہ باہر آئی</p>	<p>تیری خدمت امین آسان ہو غضب لایگی          اب جو مٹی بھی ہونگی تو مر جائیگی</p>
<p>۵۳          لالی اگر تو قرین با تو کے بعد وہ مضطر          رکھ دیا سرتی اگر کہتے قدم کے اوپر          مان آئے کہ جتنی تھی اور وہ سو کے مادر          بیان اگر حقین ہر سے لودھ در او دم</p>	<p>۵۶          روح خیر کا ارشاد جو انوشا          دے گئے لگی اب ہاتھ و اگر سے اٹھا          جیفتگی جا کر کہ چین ہیں اسے شہدا          جاہلین وہ غلڈین شامل ہو وہ سیاہ تھا</p>	<p>۵۹          قتل جہاں سے جو جب تو زمین نہ کیا          آیا کہ گھوڑا در خیر یہ جو کھا گیا          شہر خیر میں کہ جہاں سے چھو گیا          بین اس شخص سے چھو گیا</p>
<p>شور خاشیر خدا لغو نہ کر سنے ہیں          کوچ دینا سے رسول مدنی کر سنے ہیں</p>	<p>ہوئی اگر سے کہ فردوس کو آباد کرو          لو میں کہتی ہوں خوشی سے مجھے یاد کرو</p>	<p>شور خاشیر خدا لغو نہ کر سنے ہیں          کوچ دینا سے رسول مدنی کر سنے ہیں</p>
<p>۶۰          شہر خیر نہ بنے مہیا مان          سے عامہ کو اگر نہ لہا اس آن          اور کیا سو کے خیر دیکھ کے اچھو لایا          آئی ہے کہ سنے کی بھی شکل آسان</p>	<p>۶۱          علی کہنے کیا آخری جب کہ جہا          تب تو با تو کے بکیر کا عجب حال ہوا          بولی کیا جاوے اسے اب تم طہر شہر تھا          کہا کہ تیرے نصیحت نے تو ابھی دی اور تھا</p>	<p>۶۲          وہ بیولا اگر خانہ نہیں اگر شہر          نہ ہا تو سے عدا ہو تا ہو اگر اس دم          اسے پھر دیکھ گیا ہوں کہین خیر ہم          کہ جو ان نکلا اور خیر سے سیاہ و</p>
<p>پاشکستہ ہے جہنت کا مسافر دادا          دل تڑپتا ہو مرا بر جی کی خاطر دادا</p>	<p>ہوئی وہ میں نے تو کب ذن یا ہو گیا          گر کہا ہو گا تو جھوٹے سے کہا ہو گیا</p>	<p>پاشکستہ ہے جہنت کا مسافر دادا          دل تڑپتا ہو مرا بر جی کی خاطر دادا</p>



۱۶۱  
 کوئی کہتی تھی مگر دل کو سنبھالو کوئی  
 روٹھا جا رہا ہے مگر اصل سنا لو کوئی  
 کوئی کہتی تھی مگر کوئی بلو کوئی  
 ناک خوش بین اور زیب کھا کوئی

۱۶۲  
 شہ بیتے رہے جن میں علی آ کر آئے  
 آئے سیدان میں اگر کبریاں آئے  
 حرف پر ہم یحییٰ بن کنان آئے  
 اس جوانی پہ جلازم کیوں آئے

۱۶۳  
 سچ میں مصحفیٰ سچ کے کہتے تھی کا کڈر  
 ایسے تاکہ یہ معلوم کر لیں اول نظر  
 نصف قرآن جو ادھر کوئی اور نصف اور دم

شہور تھا خلد کو اب احمد مختار چلا  
 شاہ کہتے تھے کہرن کو مراد لدا چلا

۱۶۴  
 حلقہ سادہ سباریکہ پڑھیو وہاں  
 پڑھیں صاف طور پر لام زلف چپان  
 ختم ہو عین غنایات خدا سے وہاں  
 دوسری زلف کو بھی تھکیا لا مہیاں

۱۶۵  
 بسا اور دکا اشارہ پڑ کر اشد اشد  
 بیٹے ہر ایک محبت میں کھو بسم اللہ  
 اور سچے ختم قرابہ پڑو عالم کنگلہ  
 تہلیوں کی کئی کئی کئی کئی کئی کئی

۱۶۶  
 شہنشاہی میں ٹھکانا ہے ہم خلیفہ کو  
 بوسا اکبر کی جوانی پتہ اب مہر کو  
 میر فرزند تھا میں چاہیے بیٹوں رو رو  
 بین اور وانا میں اب کیلئے تمرونی ہو

سربا قوت لب سنج سے حاصل مایہی  
 کلک تقدیر سے خود صل علی لکھنا ہی

اب قضا آئی سو فی اسکی بھلا متی ہر  
 مانتھویر ہاتھ تاسف سے پلک ملتی ہر

نہ ہم اکبر کے کوئی تھے نہ ہمارا اکبر  
 جسکا بندہ تھا وہ اس پاس سدھارا اکبر

چشم حرم میں یقین مخزن اسرار کا ہی  
 اس جگہ پہی شب و روز برابر دیکھو

زلف کے پاس جمال علی اکبر دیکھو  
 اس جگہ پہی شب و روز برابر دیکھو

۱۶۷  
 چہ وہاں پیکس رخ تابان حسین  
 زلف شیرازہ احوال پریشان حسین  
 اور وہاں غنیمت شگفتہ پریشان حسین  
 پوچھو با قوت میں با قوت اور جان حسین

۱۶۸  
 قود میں از سر پر زلف خانیہ  
 یا کہ نور سیدہ زلف چہ چہ چہ  
 پروردگار کا جب سچ چہ چہ چہ  
 زلف کے برابر بوس اور بوس اور بوس



<p>۱۴۵ بہترین قوم ابن ابی عمیر اسے غالب کو کہلائے گیا جو خاں خوش کی اسکی سواری سے خوش قبالی گرچے دل پزیر گزیر کرے ایک پامالی</p>	<p>۱۴۶ شرح ہوا سنتے ہو کہ وہ ابریاہ بزدلان تیروں کی طرح گین گین پڑا ہ بڑی شہسپ کو غازی نے کجا لایا گاہ پسین چشم میں ہونے لگی بوشیدہ گاہ</p>	<p>۱۴۷ بوجاری ہوئی ایک ایک کی ہر تہکار خنی سواروں کی اٹھارہ پیلوہن کی مختار فلک سان ہوتوں آئینے اٹھائی گلوار سکان طرے پہ بظلم چہرے اک بار</p>
<p>جب ملک چار مہر نو کی نہ تدبیر کرے نعلبندی بھی نہ اسکی فلک پیر کرے</p>	<p>اشقیاء جلوہ شمشیر سے بیابا ہوئے تیغ آئینہ ہوئی اور وہ سیما ہوئے</p>	<p>چشم کے صاد کو ہیروں سے مشاڈ الا تھا نوزن ابرو سے نثار دکا نشان پیدا تھا</p>
<p>۱۴۸ انجمن میں تھے متفق لفظ نشئی آگمان فوج کا وارث اکبر نے دی آپا اناس اتا ابن حسین ابن علی سکی ہاشمی مطلبی فرستی</p>	<p>۱۴۹ خج سنگ کی علی اکبر سے کشتار بان کھار سے چھوٹے ہوئے کسان کی حکمران دینی آئینہ خج گلزار زیرکے بچوں خج سے بچا کبار</p>	<p>۱۵۰ قتل قاریں نخلان علی اکبر نشئی نخل سے متصل خیمہ خاں زیندہ رسول اور درخیمہ پیدائش باطل نکول دیسہ پوچھتی تھی باؤ کیا سبب رسول</p>
<p>جسکو صلح ہوئی اسکا نواسا میں ہوں آب خنجر و کئی روز کا پیاسا میں ہوں</p>	<p>زندہ اکدم بھی نہ زخمی کو قضا چھوڑتی تھی گل کھلائی تھی تیغ اور اہل توڑتی تھی</p>	<p>کسوا کا کہ نہیں جان مری جان میں ہی علی اکبر تو مرنے سے میدان میں ہی</p>
<p>۱۵۱ تیرے گلے کا کیا نسیب پڑا کہ ایسا جو نہیں دیکھتے ہو بوجالی کاغزا کہا آئے کہ مظلوم ہی با بایر جہاں قائم ہی اکھنڈ لے تھل موا</p>	<p>۱۵۲ اذن ہونے کی تقدیر نہ اکبر کو دیا دیکھو اور فرستی مخالف کو ذرا دی تلخ برقی اور سب الی کیا مگر نہ کھانڈ فرست جی ہو جو دیا</p>	<p>۱۵۳ بیراز فاقہ ہی اکبر کو بلا لواتا نخک گیا ہو گیا ہی سے پہلے پہل چھوٹا گر کہ جادوں میں نہ تھی کوئی جادو غلاموں سے یہ سون رجم کو مہر خدوا</p>
<p>جلد سرکاش نہ تار حلت سرور دیکھوں والدہ کو نہ کہیں اب میں کھلے سرور دیکھوں</p>	<p>تیغ تھی کیا سپر فاطمہ کے جانی کی جسے وان دیدہ جوہر سے نظر ثانی کی</p>	<p>ہر ہر ارمان بھرا سر نہ اتارو کوئی جگنو مارو مے اکبر کو نہ مارو کوئی</p>



<p>۵۷۴ ظلم و جور علی کہ ہے جس کا اسے لکھا ہے جانی کا نہیں کچھ پایا لکھا تو شاہ نہ لکھا کہ آزار مان پورا سزا کا تو کھجے بانہ صفا اور ان سہل</p>	<p>۵۷۵ کڑی خاک غنچ لکھ لکھ کی کیا شہ پاران تو دوست لکھ لکھ کی کیا لکھ لکھ سے تم لکھ لکھ کی کیا نہ لکھ لکھ سے جاب پتہ لکھ لکھ کی کیا</p>	<p>۵۷۶ گو دین غالب جیانی کا اٹھا بار و کر میں سے خوراک سوا کھو کھلا دو بھلا</p>
<p>امتی گردن سادات کہیں کاٹتے ہیں باغبان بھولا پھلا نخل نہیں کاٹتے ہیں</p>	<p>مکھو کیے گا تو نیا وہ بہت باسے گا دم مسل کا انکھوں میں لکھ جائے گا</p>	<p>روح جبریل کی صدے سخن ہوتی تھی فاطمہ دیکھ کے دو لو کب طرف روئی تھی</p>
<p>۵۷۷ تا آج تک اصرار میں ہوا نخل کی کیا واہ آج میں میرا آج عجب کام کیا علی کہ نہیں مارا تھی کو مارا دل اکبر پر کاغوب ہی تیرا جی</p>	<p>۵۷۸ بند لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۵۷۹ با نخل میں ہے جکلا رام و سلا کونا نیک سے کہ یاد ہو کچھ اوجھنا اسنے جادو بھجائی اڑا لیا لاش لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>آفرین باد نشان شہ کا مٹایا تو نے خوش رہے تو کہ محمد کو رولا یا تو نے</p>	<p>کوئی یہ حال بجلا اے تیر دین دیکھتا ہے باپ تم تو رہا بیٹے کا نہیں دیکھتا ہے</p>	<p>واغھے سینے میں سوزش تھی دل مضطرب میں یہ نہ معلوم تھا لاش لگی رہ گئی گھر میں</p>
<p>۵۸۰ مغز پریشانی سرور نے جگر تھام لیا باز جلالی کہ ہے خیر تو اور شاہ و پادشاہ کیا ہے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۵۸۱ نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ مگر کھیلوں میں غریبوں کا کھیل کھیلے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ میں خوش ہیں عیش کا جیم کلک</p>	<p>۵۸۲ لاش آ کر یہ تھا لکھ لکھ لکھ لکھ پوش میں آئی جو اب تو نہ سنتا ہے توڑا لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ دیکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>زخمی تو کہیں بلاش کی پامالی ہے شکل بیخبر رجن کی مٹا ڈالی ہے</p>	<p>کیا کروں شکوہ امت یہ مقدر میرا اب مرے ہاتھوں پر مٹا ڈیگا مٹا میرا</p>	<p>کوا کی بیوی کس بچ کا یہ تار ہے کسا یہ شیر جان ظالموں نے مار ہے</p>



<p>۵۸۵          کماز بیجے کیا کتنی تہا سبھی          اور بھی تھا کون سا شہر میں          اور کسی بلان کر کے نہیں          جاگے سوں بیان کے لئے</p>	<p>۵۸۶          دل تیرا اور مہر سے لینا          اپنی تھکی سے مٹل پر          تم تو بارگے آتے ہیں          کون اب بیاتے فرات کا</p>	<p>۵۸۷          دل مرا بیجا ہی جانا          تیرا سہیل نہیں میں          تیرا سہیل نہیں میں          تیرا سہیل نہیں میں</p>
<p>۵۸۸          کماو لے کر کتنی تہا          بان یہ لاشا علی کہ          بن کر لے گیا کتنی          جگہ وہ دن کو جانی</p>	<p>۵۸۹          جگہ وہ دن کو جانی          بہت تو میرے فضل کی          حیف وہ دم میرا یہ</p>	<p>۵۹۰          دل تیرا نہت کر کے          کس لیے بولی تیرا          بن کی تھی تھی وہاں          پیاہ لادو گئی</p>
<p>۵۹۱          زخم کے درد کا احوال          مسکرا کر ہمیں اکسار          کہ لو ہم سے تم کو          کہ لو آپ کیا مر گئے</p>	<p>۵۹۲          حیف ظالموں پر ہوا          پیاہ بھی ہونے نہ          کہ لو ہم سے تم کو          کہ لو آپ کیا مر گئے</p>	<p>۵۹۳          حیف ظالموں پر ہوا          پیاہ بھی ہونے نہ          کہ لو ہم سے تم کو          کہ لو آپ کیا مر گئے</p>
<p>۵۹۴          بن کر کتنی تھی          رکھتے تیراوت          یہ نہ معلوم تھا          سوسوں ہی جوانی</p>	<p>۵۹۵          بان اونٹین کرتی          بو لو پتھر سے          زہری بان تیرا</p>	<p>۵۹۶          حیف ظالموں پر ہوا          پیاہ بھی ہونے نہ          کہ لو ہم سے تم کو          کہ لو آپ کیا مر گئے</p>
<p>۵۹۷          پارس دولت تھی          میں تو صدقے لگی          اس تڑپنے کی ترسے</p>	<p>۵۹۸          پارس دولت تھی          میں تو صدقے لگی          اس تڑپنے کی ترسے</p>	<p>۵۹۹          حیف ظالموں پر ہوا          پیاہ بھی ہونے نہ          کہ لو ہم سے تم کو          کہ لو آپ کیا مر گئے</p>



<p>۵۹۶          ما کے ایک کاندھ سے تارو میں رہا          تار بیاہ کیا اور نہ بنا بد حال سہرا          جب سے پہلو سے نرسب ہی کھنکھو لالا          تم جو اب بھی چوڑاں ہو رہے ایسی بیا</p>	<p>۵۹۷          نہیں لگا کر کچھ نہیں چلتا میرا          درو میں ڈھکے پاؤں کو نکلتی بیجا          کتنی ہو کر مسلمان سے یہ اتک بیا          ایک سو پورن کسیے محتاج بیا</p>	<p>۵۹۸          تیرے کچھ سے علی اکبر کی بنا دو آقا          خلیج مونس سے بہت میں شادو آقا          ایک لالی کتنی بھگورنگا دو آقا          بس مجھ تو وہ آبرو ہے بجا دو آقا</p>
<p>کس موافق تھی غریب اور تو کیا کرتی میں          کچھ دنوں آپکی خدمت تو بھلا کرتی میں</p>	<p>اسکے لاشے کو کفن مے کے جو گڑو اوگے          مشر میں اسکا صلہ خاطر سے پاؤگے          اب مدینہ سے ہر طلبت غرض ہو گھستے          رو دو گلی خوب لہٹ کر چلو اکبر سے</p>	<p>اب مدینہ سے ہر طلبت غرض ہو گھستے          رو دو گلی خوب لہٹ کر چلو اکبر سے</p>
<p>۵۹۹          ایسے کاموں سے خودم ایسی کیا          کھنکھناتے ہوئے سیلان میں کھنکھناتے          آتے آؤ گھنٹے ہوئے سل میں شان و اولیا          اتنا تندہ نہیں لب جو اٹھاؤں لاشا</p>	<p>۶۰۰          وقت غالت ہو عین جھینک میری بیا          شب میں بلاؤنگی سوئی کے آرا اکبر          کہو اوگے بچلے کے لئے ایسے دیکھ          کہ تیرے تیرے کیا کتنی ہی اور خستہ بیا</p>	<p>۶۰۱          صبح تو اوگے کسی ناخ میں جاؤنگی میں          چول لہٹے ہوئے میں سے اٹھاؤنگی میں          لاکے تو چلی کہہ کر جو صاؤنگی میں          گر گولی ہو چکے گا جھبے تو سناؤنگی میں</p>
<p>یہ بھی ارمان رسا دل میں مہے ای اکبر          تم کفن کے بھی نہ تر مندہ ہونے ای اکبر</p>	<p>عید مردن بھی زبان اپنی کوئی کھولتا ہے          کہین مردہ بھی بلا لے سے بھلا بولتا ہے</p>	<p>یہی نہیں فاطمہ یہ جس سربانی جسکی          بھگو کر چھتا ہر من تو ہوں دلی اسکی</p>
<p>۶۰۲          کس خوشی سے نصیب ہوا خلیان زینچاک          اب ہم تو خلیان میں فرق امیر کو آؤدو خچاک          وہ ہم جو ہوتی تھی میں تھو اسے سیک          نرسکوار بان بانی ہے ابو خلیانک</p>	<p>۶۰۳          پیر شہزادوں سے یہ بات لے کما اصولا          علی اکبر سے مراد میں خاؤدہ نقل ہوا          اپنا منہ سے خبر دار امام دوسرا          اپنی کیا بول سکتیے سے جی ویرا زورا</p>	<p>۶۰۴          میں ناخشاہ میں گود میں اسکو پالا          جب ہوا یاد اسکو دل تو چلی تھو خفا          اب مدینہ کفن میں خلیان و اولیا          جیتے ہی کوئی ارمان نہ نکلاؤں گا</p>
<p>اتنی طاقت نہیں جو اٹھ کے کھڑے ہو بیٹا          تم کفن کے لیے محتاج پڑے ہو بیٹا</p>	<p>میں نہیں رہنے کی دل میرا ہو روتا ہے          لکھ کر اب دیکھ کے بھگو خفقان ہوتا ہے</p>	<p>سہرا اس قبر پر جو کوئی چڑھا جائے گا          جو یہ ارمان بھلا اسکو وہاں دے گا</p>



<p>۵۱۱          لکھنے لکھنے کن کو روئے گئے شاہو کو          تیرے پورے لکھنے کو تیرے لکھنے کو          تیرے لکھنے کو تیرے لکھنے کو</p>	<p>۵۱۲          ایسی صاحبیہ دغا لگ کر اور روئے          بانہا ہوں میں تیرے لکھنے کو          باغی ہوئے تیرے لکھنے کو</p>	<p>۵۱۳          ذلیل سے گیا ہو گا تیرے لکھنے کو          مزاجی کسی کو نہ لکھنے کو          لاش کفن اور تیرے لکھنے کو</p>
<p>۵۱۴          ایسی اگر باگو بہت رنج اٹھانا ہے          سنگے سر شام کے بازار میں جانا ہے</p>	<p>۵۱۵          اس تہی دست کو حاصل ہی دولت ہوئے          تیرے شکل میں سر کی زیارت ہوئے</p>	<p>۵۱۶          وہ بیکس و تنہا ہوں کہ ہوں لگانے کوئی          زہرا کے سوالاش پر روئے لگانے کوئی</p>
<p>۵۱۷          لکھنے لکھنے اگر کو اٹھا پارو کر          باہر کر یا نکل یا باؤتے نصبتے تم پر          باس عجیب سے کہ کو جو لاش اگر          کر لائی کر ہوا تیرے لکھنے کو</p>	<p>۵۱۸          جب لکھنے عجیب سے کو بھی دیکھنے          دل شکرا تیرے لکھنے کو          اٹھا رہے ہیں کا بھی پر لکھنے          سب عجیب سے لکھنے کو</p>	<p>۵۱۹          تیرے لکھنے اور لکھنے لکھنے          لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے          لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے</p>
<p>۵۲۰          صدہ تنہائی کا اپنی نہ سے کا عباس          میرے لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے</p>	<p>۵۲۱          آجائے تضاد پر سے مشتاق تھن ہوں          اب کون پر جسکے لیے روئے کورنا ہوں</p>	<p>۵۲۲          کہ ہوش میں تھن اور کبھی غشی تھن مولا          لاش علی اکبر ہر کھڑے روئے تھن مولا</p>
<p>۵۲۳          آئی بہ صاحب ہون کی استوت ہوا          بانو کو دیکھ تو گیسو سے چو کو ذرا          آج وہا ہوں پر ہوں لکھنے لکھنے          بین لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے</p>	<p>۵۲۴          جب روئے لکھنے غریب زور فقا کو          تنہائی کا صدہ ہوا شاہ دوسرا کو          لالہ کے برابر ہوا یا شہ کو          شاہ کی شہابی غریبی پہ خدا کو</p>	<p>۵۲۵          ایسی صاحبیہ دغا لگ کر اور روئے          بانہا ہوں میں تیرے لکھنے کو          باغی ہوئے تیرے لکھنے کو</p>
<p>۵۲۶          رن میں تنہا نہیں چھوڑوں گاترے جانی کو          کوئی لاش لکھنے لکھنے لکھنے لکھنے</p>	<p>۵۲۷          کہتے تھے برا غم مجھے لشکر کا ہوا          اک میرے لیے خون نہتر کا ہوا</p>	<p>۵۲۸          کہتے تھے برا غم مجھے لشکر کا ہوا          اک میرے لیے خون نہتر کا ہوا</p>